بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم سہ شنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۳ وفا ۱۳۴۲ش ۳۰ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۲۳ جولائی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۲ جولائی بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

کل حضور کو ضعف میں کمی رہی۔ مگر قارورہ کے ٹسٹ سے گردوں میں کچھ اثر معلوم ہوتا ہے۔ رات نیند آگئی۔ اب طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب کرام خاص طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ان ایام میں دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نصاریٰ کے موجودہ مذہب کو ہم عیسوی مذہب نہیں کہہ سکتے، دراصل یہ پولوسی مذہب ہے

ان کی وہ تمام باتیں جو شریعتِ موسوی کے خلاف ہیں پولوس کی اپنی ایجاد ہیں

"جیسا کہ ایک یہودی فاضل نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ موجودہ مذہب نصاریٰ جس میں شریعت کا کوئی پاس نہیں اور سؤر کھانا اور غیر مختون رہنا وغیرہ تمام باتیں شریعت موسوی کے مخالف ہیں۔ یہ باتیں اصل میں پولوس کی ایجاد ہیں اور اس واسطے ہم اس مذہب کو عیسوی مذہب نہیں کہہ سکتے بلکہ دراصل یہ پولوسی مذہب ہے۔ اور ہم تعجب کرتے ہیں کہ حواریوں کو چھوڑ کر اور ان کی رائے کے برخلاف کیوں ایسے شخص کی باتوں پر اعتبار کر لیا گیا تھا جس کی ساری عمر یسوع کی مخالفت میں گذری تھی۔ مذہب عیسوی میں پولوس کا ایسا ہی حال ہے جیسا کہ باوا نانک صاحب کی اصل باتوں کو چھوڑ کر قوم سکھ گورو گوبند سنگھ کی باتوں کو پکڑ بیٹھی ہے۔ کوئی سند ایسی مل نہیں سکتی جس کے مطابق عمل کر کے پولوس جیسے آدمی کے خطوط اناجیل اربعہ کے ساتھ شامل کئے جا سکتے تھے۔ پولوس خواہ مخواہ مسیح بن بیٹھا تھا۔ ہم اسلام کی تاریخ میں کوئی ایسا آدمی نہیں پاتے جو خواہ مخواہ صحابی بن بیٹھا ہو۔" (الحکم ۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

ہانگ کانگ سے بخیریت سنگاپور پہنچ گئے

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے یہ اطلاع دی ہے کہ وہ ۱۹ جولائی کو بخیریت و عافیت ہانگ کانگ سے سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔ آپ سنگاپور سے کوالالمپور تشریف لے جائیں گے اور وہاں کے مشن کا جائزہ لیں گے۔ وہاں سے انشاء اللہ ۲۲ جولائی کو سنگاپور واپس تشریف لا کر اسی دن انڈونیشیا کے لئے روانہ ہو جائیں گے وہاں آپ کا قیام لمبا ہے کیونکہ اس علاقہ میں ہماری جماعتیں دور دراز علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں اور بہت سے مقامات پر خود جا کر حالات کا معائنہ کرنا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کا حامی و ناصر ہو (وکالت تبشیر)

لاہور سے گھوڑا گلی جاتے ہوئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا جہلم میں ورود

جہلم (بذریعہ ڈاک) مورخہ ۱۷/۷/۶۳ بروز بدھ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے گھوڑا گلی جاتے ہوئے چند گھنٹوں کے لئے جہلم میں قیام فرمایا۔ آپ لاہور سے ۱/۲ ۹ بجے صبح جہلم پہونچے اور پانچ بجے شام راولپنڈی کے لئے روانہ ہو گئے۔

باوجود علالت طبع کے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ساڑھے دس بجے بکمال شفقت دوستوں کو شرف ملاقات بخشا اور تقریباً پندرہ منٹ تک جماعتی حالات دریافت فرماتے رہے۔ بعدہ آپ نے جماعت کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔

راولپنڈی روانہ ہونے سے قبل آپ نے دوبارہ احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور کار میں بیٹھ کر دعا فرمائی۔ اور پانچ بجے راولپنڈی کے لئے روانہ ہو گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

درخواستِ دعا

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز مرزا حنیف احمد صاحب مغربی افریقہ کے لئے ۱۲/۷/۶۳ صبح ربوہ سے روانہ ہوئے تھے اور کراچی سے غالباً آجکل میں روانہ ہو رہے ہیں۔ عزیز وہاں احمدیہ ہائر سیکنڈری اسکول سیرالیون میں بطور استاد کام کرنے کے لئے سلسلہ کی طرف سے بھجوائے گئے ہیں۔ غالباً کسی دفتری غلط فہمی کی وجہ سے ان کی روانگی کا اعلان الفضل میں نہیں ہوا۔ خاکسار کو اس کا احساس تھا کہ خود ہی ان کے لئے دعا کے لئے اعلان بھجوا دونگا۔ مگر مورخہ ۱۸/۷/۶۳ کے الفضل میں عزیز مرزا رفیع احمد صاحب کی طرف سے ان کے لئے دعا کا اعلان شائع ہو گیا۔ اور خاکسار کو تسلی ہوئی۔ مگر پھر بھی خاکسار نے ضروری خیال کیا ہے کہ احباب جماعت کی خدمت میں عزیز مرزا حنیف احمد صاحب کے لئے دعا کی درخواست کروں۔ وہ کچھ عرصہ بیمار بھی رہے ہیں اور اب خدمت دین کے لئے مغربی افریقہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو زیادہ سے زیادہ اسلام کے صحیح رنگ میں رنگین ہو کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار:- مرزا منور احمد

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جولائی ۶۳ء

یسوع کے معجزات

گذشتہ اداریہ میں ہم نے مسٹر آر۔ اے ٹوری کی کتاب "بائبل خدا تعالےٰ کا کلام ہے" سے ایک حوالہ نقل کیا تھا جس میں صاحب موصوف نے مثالیں دے کر تسلیم کیا ہے کہ بائبل میں ایسی باتیں داخل ہوگئی ہیں جو خدا تعالےٰ کا کلام نہیں بلکہ جو لوگوں نے اپنی طرف سے اس میں دانستہ یا نادانستہ طور پر داخل کی ہیں۔ چنانچہ مسٹر ٹوری نے اس کی مثال یوحنا باب ۵ آیت ۴ سے دی ہے۔ ذیل میں ہم یوحنا کی انجیل سے متعلقہ حصہ بائبل شائع کردہ پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور سے نقل کرتے ہیں (بائبل کی یہ ایڈیشن لندن میں طبع ہوئی ہے)

"یروشلم میں بھیڑ دروازہ کے پاس ایک حوض ہے جو عبرانی میں بیت حسدا کہلاتا ہے اور اس کے پانچ برآمدے ہیں۔ ان میں بہت سے بیمار اور اندھے اور لنگڑے اور پژمردہ لوگ (جو پانی کے ہلنے کے منتظر ہو کر) پڑے تھے (کیونکہ وقت پر خداوند کا فرشتہ حوض پر اتر کر پانی ہلایا کرتا تھا۔ پانی ہلتے ہی جو کوئی پہلے اترتا سو شفا پاتا اس کی جو کچھ بیماری کیوں نہ ہو) وہاں ایک شخص تھا جو اڑتیس برس سے بیماری میں مبتلا تھا۔ اس کو یسوع نے پڑا دیکھا اور یہ جان کر کہ وہ بڑی مدت سے اس حالت میں ہے اس سے کہا کیا تو تندرست ہونا چاہتا ہے؟ اس بیمار نے اسے جواب دیا اے خداوند میرے پاس کوئی آدمی نہیں کہ جب پانی ہلایا جائے تو مجھے حوض میں اتار دے بلکہ میرے پہنچتے پہنچتے دوسرا مجھ سے پہلے اتر پڑتا ہے یسوع نے اس سے کہا اٹھ اور اپنی چارپائی اٹھا کر چل پھر۔ وہ شخص فوراً تندرست ہوگیا اور اپنی چارپائی اٹھا کر چلنے پھرنے لگا۔"

(بائبل نیا عہد نامہ صـ۸۵-۸۶)

مسٹر آر۔ اے ٹوری نے فرشتہ کے اتر کر پانی کو ہلانے اور شفایاب کرنے کو اس لئے غلط سمجھا ہے کہ یہ غیر اغلب اور ناقابل یقین بات ہے۔ مگر فرشتہ کی بات تو شاید ایسی ہی ہو مگر یہ بات تو ناقابل یقین نہیں کہ بعض چشموں کے پانی میں ایسے نمک ملے ہوتے ہیں جن میں نہانے سے بعض امراض سے شفا ہو جاتی ہے اس لئے لوگوں کا اس خاص چشمہ سے شفایاب ہو جانا تو اتنا ناقابل یقین نہیں سمجھا جا سکتا لیکن معلوم نہیں مسٹر آر۔ اے ٹوری کو بائبل کے اس بیان پر کس طرح یقین آگیا کہ جب یسوع نے مریض کو کہا کہ اٹھ اور اپنی چارپائی اٹھا کر چل پھر تو وہ مریض جو خود ہل بھی نہیں سکتا تھا چارپائی اٹھا کر چلنے پھرنے لگا۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسٹر ٹوری اور ان ایسے عیسائی ہر ایسی غیر اغلب اور ناقابل یقین بات کو تو ماننے کے لئے ہر وقت تیار ہیں جو یسوع کے متعلق کہی جائے مگر اگر یہ کہا جائے کہ فرشتہ اتر کر چشمہ کا پانی ہلاتا تھا اور اس سے سب سے پہلے اترنے والے مریض کو شفا ہو جاتی تھی اس کے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ اس میں یسوع کا دخل نہیں تھا بلکہ اللہ تعالےٰ کا تعلق تھا۔

ہم خود معجزوں کے قائل ہیں اور مانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فرستادگان کو معجزہ دکھانے کی طاقت عطا کرتا ہے بلکہ وہ اقتداری معجزات بھی دکھاتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ جب مسٹر ٹوری ایک اصول مقرر کرتے ہیں کہ اس قسم کی بات غیر اغلب اور ناقابل یقین ہے تو ان کے لئے لازم ہے کہ اپنے اس اصول کا اطلاق جملہ ایسے معاملات پر کریں جو بظاہر غیر اغلب اور ناقابل یقین ہوں۔ چنانچہ اگر مریض کو اچھا کرنے کا واقعہ لیا جائے تو مسٹر ٹوری کے نزدیک یہ بھی غیر اغلب اور ناقابل یقین ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ اس کو صحیح مانتے ہیں تو ان کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ فرشتہ کا اتر کر پانی ہلانے کے واقعہ کو غلط مانیں اور اس کی یہ توجیہہ کریں کہ یہ چیز کسی نقل کرنے والے نے حاشیہ پر اپنی طرف سے لکھ دی تھی مگر بعد میں کسی اور نقل کرنے والے نے اسی کو متن میں شامل کر دیا۔ اگر ٹوری صاحب اور آپ کے ہم خیالوں کے خیال کے مطابق یہ حصہ الحاقی ہے اس وجہ سے کہ یہ غیر اغلب اور ناقابل یقین ہے تو کیوں نہ اس سارے واقعہ ہی کو غیر اغلب اور ناقابل یقین مان کر الحاقی سمجھ لیا جائے۔

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یسوع (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) روحانی امراض سے شفا دیتے تھے اور واقعہ زیر بحث میں بھی آپ نے ایک گنہگار شخص کو اپنی روحانی قوت سے شفا دی تھی جس نے سچی توبہ کر لی تھی اور بہت اغلب ہے کہ سچی توبہ کے ساتھ اس کے جسمانی امراض میں بھی افاقہ ہو گیا ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اس کو شفا کلی حاصل ہوگئی ہو۔ مگر اس سیدھے سادھے واقعہ کو کسی نقل کرنے والے نے عجوبہ بنانے کے لئے وہ رنگ دے دیا ہو جس طریق پر وہ یوحنا کی انجیل میں موجود ہے۔ یہ بات یوحنا کی اگلی عبارت سے اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"وہ دن سبت کا تھا پس یہودی اس سے جس نے شفا پائی تھی کہنے لگے کہ آج سبت کا دن ہے تجھے چارپائی اٹھانا روا نہیں۔ اس نے انہیں جواب دیا جس نے مجھے تندرست کیا اسی نے مجھے فرمایا کہ اپنی چارپائی اٹھا کر چل پھر۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے جس نے تجھ سے کہا چارپائی اٹھا کر چل پھر؟ لیکن جو شفا پا گیا تھا وہ نہ جانتا تھا کہ کون ہے کیونکہ بھیڑ کے سبب سے یسوع وہاں سے ٹل گیا تھا۔ ان باتوں کے بعد وہ یسوع کو ہیکل میں ملا۔ اس نے اس سے کہا دیکھ تو تندرست ہو گیا ہے۔ پھر گناہ نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ تجھ پر اس سے بھی زیادہ آفت آئے۔ اس آدمی نے جا کر یہودیوں کو خبر دی کہ جس نے مجھے تندرست کیا وہ یسوع ہے۔ اس لئے یہودی یسوع کو ستانے لگے کیونکہ وہ ایسے کام سبت کے دن کرتا تھا۔ لیکن یسوع نے ان سے کہا کہ میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور میں بھی کام کرتا ہوں۔ اس سبب سے یہودی اور بھی زیادہ اسے قتل کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ وہ نہ فقط سبت کا حکم توڑتا بلکہ خدا کو خاص اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو خدا کے برابر بناتا تھا۔ پس یسوع نے ان سے کہا

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا سوا اس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے انہیں بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے اس لئے کہ باپ بیٹے کو عزیز رکھتا ہے اور جتنے کام خود کرتا ہے اسے دکھاتا ہے بلکہ ان سے بھی بڑے کام اسے دکھائے گا تاکہ تم تعجب کرو۔ کیونکہ جس طرح باپ مردوں کو اٹھاتا اور زندہ کرتا ہے اسی طرح بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کرتا ہے کیونکہ باپ کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا بلکہ اس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے تاکہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں۔ جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی جس نے اسے بھیجا عزت نہیں کرتا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ ابھی ہے کہ مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے اور جو سنیں گے وہ جئیں گے۔ کیونکہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے بلکہ اسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا۔ اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اس کی آواز سن کر نکلیں گے۔ جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے۔

میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ اگر میں خود اپنی گواہی دوں تو میری گواہی سچی نہیں۔ ایک اور ہے جو میری گواہی دیتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ میری گواہی جو وہ دیتا ہے سچی ہے۔ تم نے یوحنا کے پاس پیام بھیجا اور اس نے سچائی کی گواہی دی ہے لیکن میں اپنی نسبت انسان کی گواہی منظور نہیں کرتا تو بھی میں یہ باتیں اس لئے کہتا ہوں کہ تم نجات پاؤ۔ وہ جلتا اور چمکتا ہوا چراغ تھا اور تم کو کچھ عرصہ تک اس کی روشنی میں خوش رہنا منظور ہوا۔ لیکن میرے پاس جو گواہی ہے وہ یوحنا کی گواہی سے بڑی ہے کیونکہ جو کام باپ نے مجھے پورے کرنے کو دئے یعنی یہی کام جو میں کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے۔ اور باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسی نے میری گواہی دی ہے۔ تم نے نہ کبھی اس کی آواز سنی ہے اور نہ اس کی صورت دیکھی۔ اور اس کے کلام کو اپنے دلوں میں قائم نہیں رکھتے کیونکہ جسے اس نے بھیجا ہے اس کا یقین نہیں کرتے تم کتاب مقدس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔ پھر بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔ میں آدمیوں سے عزت نہیں چاہتا لیکن میں تم کو جانتا ہوں کہ تم میں خدا کی محبت نہیں۔ میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اگر کوئی اور اپنے ہی نام سے آئے تو اسے قبول کر لوگے۔ تم جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو اور وہ عزت جو خدائے واحد کی طرف سے ہوتی ہے نہیں چاہتے کیونکہ ایمان لا سکتے ہو؟ یہ نہ سمجھو کہ میں باپ سے تمہاری شکایت کروں گا

(باقی صـ۸ پر)

حضرت لوط کے مہمان اور اہل سدوم

ھٰؤلاءِ بناتی کا صحیح مفہوم

مکرم پیر صلاح الدین صاحب بی۔اے۔ایل ایل بی

وجاءه قومه يهرعون اليه ومن قبل كانوا يعملون السيئات قال يقوم هؤلاء بناتي هن اطهر لكم فاتقوا الله ولا تخزون في ضيفي اليس منكم رجل رشيد (ھود ۷۹)

"تو اس سے پیشتر کہ وہ آرام کرنے کے لئے لیٹیں سدوم شہر کے مردوں نے جوان سے لے کر بڈھے تک سب لوگوں نے ہر طرف سے اس کا گھر گھیر لیا اور انہوں نے لوط کو پکار کر اس سے کہا کہ وہ مرد جو آج رات تیرے یہاں آئے ہیں کہاں ہیں۔ ان کو ہمارے پاس باہر لے آ تاکہ ہم ان سے صحبت کریں۔ تب لوط نکل کر ان کے پاس دروازے پر گیا اور اپنے پیچھے کواڑ بند کر دیا۔ اور کہا کہ اے بھائیو! ایسی بدی تو نہ کرو۔ دیکھو! میری دو بیٹیاں ہیں جو مرد سے واقف نہیں۔ مرضی ہو تو میں ان کو تمہارے پاس لے آؤں۔ اور جو تم کو بھلا معلوم ہو ان سے کرو مگر ان مردوں سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ اسی واسطے میری پناہ میں آئے ہیں۔" (پیدائش ۱۹/۴-۸)

"تب لوط نے باہر جا کر اپنے دامادوں سے جنہوں نے اس کی بیٹیاں بیاہی تھیں باتیں کیں اور کہا کہ اٹھو اور اس مقام سے نکلو کیونکہ خداوند اس شہر کو نیست کرے گا۔ (پیدائش ۱۹/۱۴)

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جب اہل سدوم کو حضرت لوط کے مہمانوں کا علم ہوا۔ تو وہ حضرت لوط پر چڑھ دوڑے کہ ان کے مہمانوں کو اپنی نفسانی ہوس رانی کا شکار بنائیں اور کہ حضرت لوط نے اپنے مہمانوں کے سر سے یہ بلائے ناگہانی ٹالنے کے لئے اہل سدوم کو اپنی لڑکیاں پیش کیں۔

یہ تمام بیان ایسا ہے کہ اس سے حضرت لوط کی سخت توہین لازم آتی ہے اور ماننا پڑتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے وعدہ

انا لننصر رسلنا والذين امنوا في الحيوة الدنيا (۴۰/۵۱)

کو بالکل بھول گئے تھے اور نصرت الٰہی سے ایسے مایوس ہو چکے تھے کہ ایسی بے غیرتی کا اظہار کیا جو کہ عام شریف انسان سے بھی متوقع نہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ بعض مفسرین نے قرآن کریم پر غور کئے بغیر بائبل کے بیان کو درست مان لیا ہے اور قرآنی بیان کو بائبل کے بیان کے مطابق ڈھالنے کے لئے قرآنی آیات کے وہ معنے کئے ہیں جو کہ سراسر غلط اور خلاف منشائے قرآن ہیں۔ بائبل کا بنیادی نقطہ نظر یہ ہے کہ انبیاء معصوم نہیں۔ پس اس کے اس قسم کے بیانات اس کی تعلیم کے عین مطابق ہیں۔ لیکن قرآن کا بنیادی نقطہ نظریہ ہے کہ تمام انبیاء پاک معصوم اور منصور ہیں۔ وحی الٰہی سے ملہم ہیں اور خدا تعالیٰ کے خوف کے علاوہ کسی اور خوف سے ناآشنا لہذا قرآن کی کسی آیت کے ایسے معنے کرنا جس سے کہ انبیاء کے کیریکٹر کے متعلق خطرناک قسم کے شبہات پیدا ہوں ہرگز جائز نہیں۔

پس ھود ۷۹ کے یہ معنے درست نہیں کہ حضرت لوط نے اہل سدوم کو اپنی بیٹیاں نکاح یا اس سے ملتی جلتی غرض کے لئے پیش کیں بلکہ قرآن سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل سدوم کی حضرت لوط پر یورش کی غرض مہمانوں کو نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لئے استعمال کرنا تھی ہی نہیں۔

پس جبکہ ان کے حملہ کی غرض ہی یہ نہ تھی تو حضرت لوط کا ایسی کسی غرض کے لئے اپنی بیٹیاں پیش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ذیل میں ہم اپنے اس نظریہ کی تصدیق کے لئے بعض قرائن و شواہد پیش کرتے ہیں

(۱) مفسرین نے بائبل کی حکایت میں رنگ بھرنے کے لئے ان مہمانوں کی خوبصورتی اور رعنائی کا ذکر کیا ہے حالانکہ قرآن مجید نے اس بارہ میں ایک حرف بھی نہیں کہا۔

(۲) حضرت لوط اہل سدوم کی قوم میں سے نہیں تھے پس وہ لوگ آپ کو شک کی نگاہوں سے دیکھتے تھے اور جیسا کہ ان کے قول

اولم ننهك عن العالمين (حجر ۷۱) سے ثابت ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ غیر قوموں کے لوگ آپ کے پاس نہ آئیں۔

اگر ان کی غرض حضرت لوط کے مہمانوں کو اپنی نفسانی خواہشات کے لئے استعمال کرنا ہوتی تو وہ یہ کیوں کہتے کہ تو ان کو کیوں لے آیا ہے بلکہ وہ تو اس بات سے خوش ہوتے کہ ہمارے لئے شکار آ گیا ہے۔

(۳) عنکبوت ۳۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل سدوم کا پیشہ راہزنی تھا۔ پس وہ نہیں چاہتے تھے کہ غیر لوگ ان کی بستی میں داخل ہوں اور ان کے رازوں سے واقف ہو کر ان کے لئے مشکلات کا باعث بنیں۔

(۴) آیت زیر بحث میں اہل سدوم کے حملہ کو ھرع کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جس کے معنوں میں غصہ سے کانپنا بھی شامل ہے۔ یہ درست ہے کہ حجر ۶۸ میں یستبشرون کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن یہ خوشی ان کی اس وجہ سے تھی کہ انہوں نے جو حضرت لوط کو غیر لوگ لانے سے منع کیا تھا۔ حضرت لوط اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے پس وہ اس بات سے خوش تھے کہ آج ہم نے ان کو موقعہ پر پکڑ لیا ہے۔ چنانچہ مجمع کو Mixed Seminars کا حامل ہونا بالکل جائز ہے وہ خفا تھے اس بات سے کہ حضرت لوط باہر کے لوگ لانے سے باز نہیں آتے۔ اور خوش تھے اس بات سے کہ انہوں نے ان کو موقعہ پر پکڑ لیا ہے۔

(۵) عنکبوت ۳۰ میں اہل سدوم کے تین بڑے گناہ گنائے گئے ہیں۔

(ا) خلاف وضع فطرت بدکاری

(ب) راہزنی

(ج) اپنی مجالس میں منکرات کا ارتکاب

پس ھود ۷۹ میں جو من قبل كانوا يعملون السيئات آیا ہے۔ اس قوم کی عام اخلاقی پستی کی طرف اشارہ ہے۔ اگر کسی خاص نفسانی ہوس رانی کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا تو عام الفاظ استعمال نہ کئے جاتے۔

(۶) اس بات کی دلیل کہ وہ لوگ نفسانی ہوس رانی کے لئے نہیں آئے تھے حضرت لوط کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جو آپ نے فرمایا لا تخزون في ضيفي دوسری جگہ اسی مضمون کو هؤلاء ضيفي فلا تفضحون (حجر ۶۹) کے الفاظ میں بیان کیا ہے

اب یہ بات واضح ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کے شنیع فعل کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تو اس فعل کے سب سے بڑے پہلو کا ذکر کرتا ہے۔ پس اگر وہ لوگ نفسانی ہوس رانی کی غرض سے آئے تھے۔ تو حضرت لوط یہ نہ کہتے کہ میری فضیحت نہ کرو۔ بلکہ یہ کہتے کہ تم ایسا شنیع فعل مت کرو۔ جس کی دنیا میں مثال نہیں چنانچہ بائبل کے بیان کے مطابق حضرت لوط نے اپنی فضیحت کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ کہا کہ "ایسی بدی تو نہ کرو"

(۷) نکاح کے لئے پیش کرنے کا بھی کوئی قرینہ موجود نہیں۔ بلکہ یہ بات خلاف قیاس ہے کہ دو لڑکیاں جو کہ صرف دو آدمیوں کو ہی بیاہی جا سکتی ہیں کے نکاح کے لئے پیش کرنے سے ایک جم غفیر کی ہوس پرستی کا ازالہ ہو سکے۔

اس اشکال کے پیش نظر بعض نے بناتی سے قوم کی بیٹیاں مراد لی ہیں۔ یہ معانی اس لحاظ سے قابل قبول ہیں کہ اس سے حضرت لوط پر حرف نہیں آتا۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ معنے کرنے کے لئے ھؤلاءِ بناتی کے الفاظ کو اپنے ظاہری معنوں سے پھیرنا پڑتا ہے۔ نیز یہ خیال بعید از قیاس ہے کہ وہ لوگ جن پر کہ شہوت کا بھوت سوار ہے۔ اور جن میں سے کئی بیویاں بھی نہیں رکھتے۔ محض اس بات سے تسلی پا جائیں۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ھؤلاءِ بناتی سے قوم کی بیٹیاں مراد ہیں۔ تو ان کے جواب مالنا في بناتك من حق کے کیا معنے ہیں۔ اپنی بیویوں پر تو یقیناً ان کو حق تھا۔

(۸) پیدائش ۱۹/۸ کے مطابق آپ کی کنواری بیٹیاں صرف دو تھیں۔ اور پیدائش ۱۹/۱۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی کچھ بیاہی ہوئی بیٹیاں بھی تھیں۔ پس بیاہی اور کنواری سب ہی بیٹیوں کا ذکر جیسا کہ بناتی کے جمع کے صیغہ سے ظاہر ہوتا ہے اس بات کا ثبوت ہے کہ بیٹیوں کا ذکر نفسانی خواہشات کی تکمیل کے سلسلہ میں نہیں کیا گیا تھا۔

(۹) اطہر کے لفظ سے یہ قرینہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ لوگ بدکاری کی غرض سے نہیں آئے تھے۔ کیونکہ بدکاری کوئی پاکیزہ چیز نہیں ہے۔ جو یہ کہا جائے کہ عورتیں اس سے زیادہ پاک ہیں۔ یہ درست ہے کہ عربی زبان میں ایسے الفاظ محض مبالغہ کے لئے آتے ہیں۔ مگر اس صورت میں کوئی قرینہ حالیہ ہونا چاہیئے

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

(از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کئی سالوں سے اپنے خدام کو توجہ دلا رہے ہیں کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی وصولی پچیس لاکھ روپے سالانہ تک بڑھائی جائے۔ چنانچہ حضور نے اپنے پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں فرمایا تھا :-

"مجھے افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ متواتر کئی سال سے میں جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہئے ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی حالانکہ ہمارے سپرد جو عظیم الشان کام کیا گیا ہے اس کے لحاظ سے ۲۵ لاکھ ہی نہیں بلکہ ۲۵ کروڑ کا بجٹ بھی ہماری تبلیغی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم نے ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے اور خدائے واحد کے جھنڈے کے نیچے لانا ہے لیکن بہرحال جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ کم از کم پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد کوشش کرنی چاہئے۔"

۲۔ یہ ارشاد ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے باوجود اس کے کہ ہر احمدی نے مرد ہو یا عورت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر یہ عہد کر رکھا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اور "جو نیک کام مجھے آپ بتائیں گے ان میں ہر طرح آپ کا فرمانبردار رہوں گا"۔ تو کیا چندوں کی پوری ادائیگی ایک نیک کام نہیں؟ اور کیا چندوں کی وصولی کے لئے جدوجہد کرنا ایک نیک کام نہیں؟ دونوں نہایت ہی نیک اور اہم کام ہیں ان کے بغیر تو ایمان کا دعویٰ ہی باطل ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ حجرات ع ۲ میں فرمایا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ۔ یعنی صرف اور صرف وہی لوگ مومن (کہلانے کے مستحق) ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں پھر کسی قسم کے شک و شبہ میں نہ پڑیں اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ اللہ کی راہ میں جدوجہد کرتے رہیں وہی (اپنے دعویٰ ایمان میں) سچے ہیں۔

۳۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ابھی تک اس ارشاد کی پوری تعمیل نہیں ہو سکی؟ کیا جماعت کی موجودہ تعداد کے لحاظ سے اتنی رقم جمع کرنا ناممکن ہے۔ نہیں بلکہ ہر شخص جسے جماعت کے حالات سے ادنیٰ سی واقفیت بھی ہو خوب سمجھتا ہے کہ اگر تمام احمدی کہلانے والے احباب کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل کر کے ہر شخص کی صحیح آمد درج کی جائے اور پھر ہر اس شخص کو جو رعائتی شرح کا مستحق ہو رعایت دیدی جائے اور اس طرح جو بجٹ بنے اس میں سے بھی صرف اسی یا پچاسی فیصدی رقم ہی وصول ہو تو بھی صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی پچیس ۲۵ لاکھ ہی نہیں بلکہ پینتیس ۳۵ لاکھ روپے سالانہ سے بھی بڑھ سکتی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار تاکید فرما چکے ہیں کہ "ہر شخص کا نام بجٹ میں شامل کیا جائے خواہ وہ دہندہ ہو یا نادہندہ" بلکہ نادہندوں کے نام بجٹوں میں شامل نہ کرنے کو "قوم کے لئے خودکشی کے مترادف" قرار دے چکے ہیں پھر یہ کہ احباب کی "صحیح آمد کی تشخیص پر زور دیا جائے" اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نزدیک بجٹ کا سو فیصدی تک وصول نہ ہونا بھی "نہایت ہی خطرناک بات ہے"۔

ان سب باتوں کے باوجود ہمارے لازمی چندوں کی وصولی ابھی تک پچیس لاکھ روپے سالانہ تک کیوں نہیں پہنچ سکی؟ آٹھ سال کے لمبے عرصہ میں آدھی منزل ہی کیوں طے ہوئی؟ اس بارہ میں ہم سے کون کون سی کوتاہی سرزد ہوئی ہے اور آئندہ جدوجہد میں کن کن اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ان امور پر خاکسار آئندہ اقساط میں روشنی ڈالنے کی کوشش کرے گا۔ والسلام عبد الحق رامہ ۶۲-۷-۱۸

---

(۱۰) حضرت لوطؑ کا یہ قول کہ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ اور ان کے مہمانوں کا یہ کہنا کہ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْکَ (ہود ۸۲) ثابت کرتا ہے کہ ان کا حملہ مہمانوں پر نہیں بلکہ خود لوط پر تھا اور تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ سے مطلب یہ تھا کہ اس حملہ کی وجہ مہمانوں کی آمد تھی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اہل سدوم کی غرض فی الحقیقت بدمعاشی نہ تھی اور حضرت لوطؑ نے اپنی بیٹیاں پیش نہیں کی تھیں تو ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ ھُنَّ اَطْھَرُ لَکُمْ کے کیا معنے ہیں؟

عبارت کے اسلوب بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ دیکھو میری بیٹیاں یہاں موجود ہیں پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں تم لوگوں کے خلاف کوئی سازش کروں یقیناً اگر میں کوئی سازش کروں تو تم میری بیٹیوں کو دکھ پہنچا کر مجھ سے بدلے لے سکتے ہو۔ گویا ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ کا قول اپنی بے بسی اور بے کسی کے اظہار کے لئے ہے۔ ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ کے یہ معنی کرنے میں ہم منفرد نہیں۔

حضرت علامہ ابی السعود نے لکھا ہے :-

قِیْلَ مَا کَانَ ذَالِکَ الْقَوْلُ مِنْہُ مُجْرِیْ عَلَی الْحَقِیْقَۃِ مِنْ اِرَادَۃِ النِّکَاحِ بَلْ کَانَ ذَالِکَ مُبَالَغَۃً فِی التَّوَاضُعِ لَھُمْ۔

(حاشیہ تفسیر کبیر، علامہ رازی)

پس جب ثابت ہوا کہ ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ میں آپ نے اپنی بیٹیاں پیش نہیں کیں بلکہ بیٹیوں کا ذکر اپنی پوزیشن کی کمزوری اور اپنی بے بسی کے اظہار کے لئے کیا ہے تو سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ ھُنَّ اَطْھَرُ لَکُمْ کیا معنی ہیں۔

آیت کے اسلوب بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے معنی ھن اطھر لرفع شکوکم کے ہیں یعنی میری لڑکیوں کا یہاں ہونا تمہارے شکوک کو بہتر طور پر رفع کر سکتا ہے۔ پس تمہیں کچھ ضرورت نہیں کہ تم خواہ مخواہ میری فضیحت کرو اور مجھے میرے مہمانوں کی وجہ سے ذلیل کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی ایسا شخص رشید نہیں جو اس سیدھی سادی بات کو سمجھ سکتا ہو۔

ان کے جواب لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِکَ مِنْ حَقٍّ کے یہ معنے ہیں کہ ان میں سے بعض شادی شدہ ہیں جن کے حقوق انکے خاوندوں کی طرف منتقل ہو چکے ہیں نیز ان کی ماں خود ہم میں سے ہے گویا یہ لڑکیاں تو ہم ہی میں سے ہیں پس ہم تیری کسی غداری کی وجہ سے ان پر کس طرح ہاتھ اٹھا سکتے ہیں وَاِنَّکَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ اور تو جانتا ہے کہ ہم کسی ایسے جھگڑے میں نہیں پڑنا چاہتے صرف اس قدر چاہتے ہیں کہ تو باہر کے لوگ یہاں نہ لایا کر۔ یہ بہت زیادتی ہے کہ ان کے قول انک لتعلم ما نرید کے یہ معنے کئے جائیں کہ تو جانتا ہے کہ ہماری غرض تو نفسانی خواہشات ہے لڑکیوں سے ہمیں کیا سروکار۔

قرآن مجید کا قاعدہ ہے کہ اگر ایک مقام پر ایک بات کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے تو دوسری جگہ بعض دفعہ صرف اشارہ کر کے بات چھوڑ دی جاتی ہے۔ اب قرآن نے یہ تو کہیں بھی نہیں کہا کہ وہ لوگ حضرت لوط کے گھر بدکاری کی نیت سے چڑھ دوڑے تھے البتہ ان کے اس قول کی تفصیل دوسری جگہ ان الفاظ سے بیان کی گئی ہے کہ اَوَلَمْ نَنْھَکَ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ کہ کیا ہم نے تمہیں غیر قوموں کے لوگوں سے رابطہ رکھنے سے منع نہیں کیا۔ پس انک لتعلم ما نرید کے معنے یہ ہوئے کہ تو جانتا ہے کہ ہم صرف اس قدر چاہتے ہیں کہ تو غیر قوموں کے لوگوں سے میل ملاپ نہ رکھے اور نہ انہیں ہمارے شہر کے اندر آنے کا موقع دے۔

لیڈر (بقیہ ص۲)

تمہاری شکایت کرنیوالا تو ہے یعنی موسیٰ جس پر تم نے امید لگا رکھی ہے۔ کیونکہ اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے۔ اس لئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ لیکن جب تم اس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیونکر یقین کرو گے؟" (ایضاً ۴۶-۴۷)

اس طویل عبارت کا مطلب چند الفاظ میں صرف یہ ہے کہ یسوع نے یہودیوں سے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوں اور اس نے مجھے یہ طاقت دی ہے کہ میں روحانی بیماریوں کو اچھا کرتا ہوں۔ میں روحانی مردوں کو از سر نو زندگی اسی کے حکم سے بخشتا ہوں۔ میری یہ قوت ذاتی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔

یسوع کی یہودیوں کے ساتھ اس گفتگو نے دراصل تمام معاملہ صاف کر دیا ہے۔ اور اس عبارت سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یسوع کا اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہنے سے کیا مطلب تھا اور خدا تعالیٰ کس طرح باپ تھا۔ اس عبارت کے لفظ لفظ سے واضح ہوتا ہے کہ یسوع محض ایک انسان تھا اس میں جو طاقت تھی وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت کردہ تھی جیسا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہوتی ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (یسوع) کی کوئی خصوصیت نہ تھی۔ چنانچہ اسی تقریر میں یسوع نے واضح کر دیا ہے کہ یہی طاقت حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بھی تھی چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"اگر تم موسیٰ پر یقین کرتے تو میرا بھی کرتے اس لئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے لیکن جب تم اس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیونکر یقین کرو گے"۔

اس سے واضح ہے کہ یسوع کے قول کے مطابق حضرت موسیٰ میں بھی وہی طاقت تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ ورنہ وہ موسیٰؑ کو اپنا گواہ نہ پیش کرتا۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے والد صاحب بزرگوار مولوی محمد شہزادہ خان صاحب مولوی فاضل حال احمد نگر چند روز سے خود بیمار ہیں ہر وقت گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (ڈاکٹر) عبد اللطیف خان (افغان)

دینی نظام میں اطاعت کی اہمیت

خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر — لاہور

اطاعت کیا ہے۔

اطاعت کی ایک قسم یہ ہے کہ بے ارادہ کسی کی اطاعت کی جائے۔ نہ اس میں رنج ہو۔ نہ ہی خوشی ہو۔ ایک عادت کے مطابق اطاعت کئے چلے جائیں۔ اس کی مثال بے کس غلاموں کی طرف سے اپنے آقا کی اطاعت ہے۔ نہ تو وہ کوئی چون وچرا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی ان کو تکلیف کا احساس ہوتا ہے اس اطاعت میں حیوان بھی شامل ہیں۔

دوسرا:۔ دوسری قسم کی اطاعت بالارادہ ہے اس کے بھی دو حصے ہیں۔ ایک وہ اطاعت ہے جو ہو تو ارادہ سے مگر خیالات کے ہم آہنگ ہو جو خیال امام کا ہو مطیع کا بھی وہی خیال ہو اس کا دنیاوی فائدہ بھی اسی اطاعت میں ہو اس میں قومی وسیاسی تحریکیں شامل ہیں حقیقت میں لفظ اطاعت کا اطلاق اس پر ہوتا ہی نہیں۔ کیونکہ جونہی مفادات ٹکرائے۔ اطاعت کو پاؤں کے نیچے مسل کر پارہ پارہ کر دیا جاتا ہے کیونکہ اس میں رضاء الٰہی کے حصول کی تمنا مفقود ہوتی ہے۔ جو ہمیشہ کے لئے اور ہر زمانہ اور ہر حالت میں اطاعت کی بنیاد ہے۔ یہ گروہ اصل میں چند خود غرض لوگوں کا مجموعہ ہوتا ہے جو پس منظر میں ہزاروں اور لاکھوں دنیاوی لالچیں چھپائے ہوئے ہوتا ہے۔

بالارادہ اطاعت کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ محض رضاء الٰہی کی خاطر اطاعت کی جاوے نہ تو اس میں دکھ کی پرواہ ہو اور نہ اس میں خوشی کا لالچ ہو۔ اور نہ ہی اس میں خیالات کی ہم آہنگی کی شرط ہو۔ بلکہ ایک عشق ومحبت کا والہانہ اظہار ہو۔ ایک پہلو سے امام ہو۔ اور دوسرے پہلو سے معشوق ہو اور نہ صرف یہ کہ اس کی اطاعت کی جاوے بلکہ ہر چیز اس کے حکم پہ قربان کر دی جائے۔ اور یہی حقیقی اطاعت ہے اور یہی اطاعت تریاق اختلاف ہے اور باعث برکت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "سعادت عظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ" یعنی آؤ میری پیروی کرو۔ تاکہ اللہ بھی تمہیں دوست رکھے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔ اگر حقیقت مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے اور روزہ کیا چیز ہے۔ خود ہی ایک بات سے روکے اور خود ہی کرے۔ اسلام محض اس کا نام نہیں اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا میرا جینا میری نماز میری قربانیاں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور سب سے پہلے میں اپنی گردن رکھتا ہوں۔

(الملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فلما بلغ معہ السعی قال
یبنی انی اریٰ فی
المنام انی اذبحک
فانظر ماذا تریٰ قال
یابت افعل ما تؤ
ان شاء اللہ من الصبرین

ترجمہ:۔ پھر وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا۔ اس نے کہا اے میرے بیٹے میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے اس وقت بیٹے نے کہا "اے میرے باپ! جو کچھ تجھے خدا تعالیٰ کہتا ہے وہی کر انشاء اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔

(ترجمہ تفسیر صغیر)

پھر آگے چل کر فرمایا:۔

سلام علیٰ ابراھیم ہ
کذالک نجزی المحسنین ہ

ترجمہ:۔ ابراہیم پر سلامتی نازل ہوتی ہے۔ ہم محسنوں کو کچھ اس طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(ترجمہ تفسیر صغیر)

اس جواب اطاعت پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم تو میری اطاعت میں اپنی نسل کو ختم کرنے پر تیار ہوا۔ میں تیری نسل کو ساری دنیا میں پھیلا دوں گا۔ اب تجھے کوئی مار نہیں سکتا۔ جو شخص بھی تیرے خلاف اٹھے گا۔ شکست دیا جائے گا۔ اگر آگ کے شعلوں میں ڈالا جائے گا۔ تو آگ کو گلزار کر دیا جائے گا۔ آج دنیا کی اکثریت حضرت ابراہیم کی نام لیوا ہے۔ اب حضرت اسمٰعیل کی اطاعت کا نتیجہ دیکھئے کہ خدا نے کہا اے اسمٰعیل تو نے میری خاطر اپنے تئیں قربان کرنا چاہا۔ پر تجھے ختم نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اب تیری نسل سے افضل الانبیاء اور خاتم الانبیاء پیدا کیا جائے گا۔ ...... جس کے پیرو قربانی اور اطاعت کا بلند ترین معیار ہمیشہ قائم رکھتے چلے جائیں گے اب تمہارے اور تمہارے ماننے والوں کے ذریعہ میرا نام ہمیشہ بلند رہے گا اور اگر ایمان آسمان پر بھی چڑھ جائے گا تو تیری امت کا رجل فارس اور اس کے غلام پھر زمین پر اتار دیں گے۔

بالارادہ حقیقی اطاعت کا اعلیٰ نمونہ

صحابہ کرامؓ نے اس کی بڑی بڑی اعلیٰ مثالیں قائم فرمائیں۔ ایک مرتبہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تقریر فرما رہے تھے آپ کے صحابی حضرت عبداللہؓ بن رواحہ ابھی دور ہی تھے کہ کان میں آواز پڑی بیٹھ جاؤ۔ آپ گلی میں ہی بیٹھ گئے اور گھو یا رینگ رینگ کر مسجد کی طرف جانے لگے کسی نے دیکھا تو کہا حضرت آپ کا یہ مطلب تو نہ تھا کہ گلی والے بھی بیٹھ جائیں آپ نے فرمایا کیا پتہ تھا کہ مسجد تک میں رہتا یا نہ اس طرح حضور کا ایک حکم اطاعت سے رہ جاتا

اے عبداللہؓ بن رواحہ تجھ پر لاکھوں عقلیں قربان تجھ پر خدا تعالیٰ کی بے حد بے شمار رحمتیں نازل ہوں۔ مسلمان تجھ پر سلامتی بھیجتے ہیں حقیقی اطاعت بلاشبہ یہی ہے امام کیا ہی کمزور نظر آئے حکم بظاہر غلط ہی کیوں نہ سمجھا جائے محبت وعشق سے اطاعت کی جاوے۔

اطاعت نہ کرنے کی وجوہات

اطاعت نہ کرنے کی بالعموم یہ وجوہ ہوتی ہیں:۔

۱۔ امام قومی علمی اور مالی طور پر کمزور سمجھا جاوے۔
۲۔ عقلی طور پر حکم کو غلط سمجھنا۔
۳۔ وقتی طور پر مغلوب الغضب ہو جانا۔

خاندانی یا قومی تفاخر ہندوانہ نظریہ ہے اور مغربی تہذیب نے اسے بہت حد تک ختم کر دیا ہے لیکن قومی اور خاندانی تفاخر کو ختم کر کے مالی تفاخر قائم کر دیا ہے۔ قومی تفاخر کوئی حیثیت نہیں رکھتا اگر کسی قسم کی بڑائی ہو سکتی ہے تو وہ ذاتی بڑائی ہے خواہ مالی ہو خواہ علمی اور خواہ وہ تقویٰ کی بڑائی ہو جو حقیقی بڑائی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

خیرکم عند اللہ اتقکم

تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے کسی کو زیادہ مالدار سمجھ کر اطاعت کرنا اور کسی کی اس لئے نہ کرنا کہ وہ غریب ہے صحیح نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام زادہ اسامہؓ بن زید کو لشکر اسلام کا سپہ سالار بنا دیا جس میں بڑے بڑے قریشی جرنیل آپ کے ماتحت تھے اور کسی نے اعتراض نہ کیا۔ ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم کا حکم سنو اور فرمانبرداری کرو اگرچہ حبشی غلام تم پر حاکم بنایا جاوے۔ (تجرید بخاری صفحہ ۹۹۲)

جس قدر انبیاء تشریف لائے ہیں زمانہ کے لحاظ سے امی سمجھے گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس کونسی یونیورسٹی کی سندیں تھیں ہاں وہ خدا تعالیٰ کی علیم زبان سے پڑھائے گئے تھے اور دنیا کا کوئی عالم ان کے مقابل پہ نہ آسکا۔

پس کوئی بڑا نہیں مگر وہ جسے خدا بڑا بنائے وہ ذروں کو اٹھا کر ثریا بنا دیا کرتا ہے۔

عقلی طور پر کسی حکم کو غلط سمجھنا

بعض اوقات اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ عقلی طور پر حکم کو غلط سمجھا جاتا ہے لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر عہدہ دار غلطی کر سکتا ہے تو عام شخص بھی غلطی کر سکتا ہے پس دونوں میں سے کس کی بات تسلیم کی جاوے عام شخص کے مقابلہ میں امیر جماعت کی ناظر اور امیر جماعت میں ناظر کی اور ناظر اور خلیفہ میں خلیفہ وقت کی اطاعت ہر لحاظ سے بابرکت ہے۔ کیونکہ خدائی نظام کے پیچھے رحمٰن کا ہاتھ ہوتا ہے وہ غلطیوں کی اصلاح کر دیتا ہے اور گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے پس اگر شیطان کے خلاف جنگ میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو امام اور اس کے نظام کو ڈھال بنائیں اصل میں یہاں پر جذبات کی قربانی کا سوال پیدا ہوتا ہے جو انسان کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

لن تنالوا البر حتی تنفقوا
مما تحبون ہ وما تنفقوا
من شیءٍ فان اللہ بہ
علیمٌ۔

(سورہ آل عمران آیت نمبر ۹۳)

ترجمہ:۔ تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

(تفسیر صغیر صفحہ ۱۳۱)

پس جذبات انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں ان کو خرچ کئے بغیر نہ حقیقی نیکی ملتی ہے نہ حقیقی اطاعت

وقتی طور پر مغلوب الغضب ہو جانا

بعض اوقات انسان وقتی طور پر مغلوب الغضب ہو جاتا ہے۔ جس کی وجوہات مندرجہ ذیل باتیں ہوتی ہیں۔ مال کی زیادتی و کمی۔ جسمانی کمزوری۔ دوسروں کی زیادتی۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

الذین ینفقون فی السراء
والضراء والکاظمین الغیظ
والعافین عن الناس ط
واللہ یحب المحسنین۔

فرمایا وہ لوگ جو فراخی میں اور تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی محبت عطا کرتا ہے۔ پس نہ تو مالی فراخی کی بناء پر تکبر کریں اور نہ ہی تنگی پر چڑیں۔ اور غصے کے موقعہ پر حلم کا اظہار کریں اور لوگوں کے قصور اگر دیکھیں اس کو بگڑ کر نہ بیٹھ جائیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جو اپنے بھائی کے گناہ معاف نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں"۔ ابو جہل نے حضورؐ کو ایک دفعہ تھپڑ مارا آپ نے صبر کیا اور کچھ بھی جواب نہیں دیا۔ آپ کے چچا حضرت حمزہ کو ان کی لونڈی نے سارا واقعہ بتا دیا۔ حضرت حمزہ نے بھری مجلس میں ابوجہل کے سر پر اس زور سے کمان ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ اور خود مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ گویا اللہ تعالےٰ نے صبر کے پھل کے طور پر ابوجہل سے بھی بڑا سردار عطا کیا۔

(سیرت سید الانبیاء صفحہ ۶۰)

ہمارے آقا و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے امیر یعنی حاکم سے کوئی برائی دیکھے تو مناسب ہے کہ اس پر صبر کرے کیونکہ جو شخص بادشاہ کی اطاعت سے ایک بالشت باہر ہوا۔ وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ ایک اور روایت میں ہے جو شخص اپنے حاکم سے کوئی برائی دیکھے تو چاہیئے کہ اس پر صبر کرے کیونکہ جس نے جماعت سے ایک بالشت جدائی کی پھر وہ مر گیا۔ تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(تجرید بخاری صفحہ ۹۸۹)

پس حقیقی اطاعت وہی ہے جس میں امام کا حکم بظاہر غلط ہی کیوں نہ سمجھا جاوے۔ پھر بھی اس کی اطاعت کی جاوے۔

بعض موقعہ پر عہدیداران کو حکم دینا پڑتا ہے۔ لیکن بعض طبائع حکم کے جواز کو تسلیم نہیں کرتیں اس کی وجہ بھی لاعلمی ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا
اللہ واطیعوا الرسول واولی
الامر منکم فان تنازعتم فی
شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان
کنتم تومنون باللہ والیوم الاٰخر
ذٰلک خیر و احسن تاویلا

ترجمہ: اے ایماندارو۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔ پھر اگر تم حکام سے کسی امر میں اختلاف کرو۔ تو اگر تم اللہ اور پچھلے آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔ اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو۔ یہ بات بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھی ہے۔ ترجمہ تفسیر صفحہ ۱۸۰

اصل میں معاملات کو اپنی طاقت سے طے کرنے کا مفہوم خدا تعالےٰ کی طاقت سے انکار ہوتا ہے جو شرک ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ پر توکل اور بھروسہ کرنے والا اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ میں رہے گا۔

پس حقیقی اطاعت یہی ہے کہ امام کی محبت و عشق کے جذبہ کے ساتھ اطاعت کی جاوے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور

بی ای ڈی و سی ٹی کلاسز میں داخلے کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم میں بنام پرنسپل ۱۵/۶/۶۳ تک۔ فارم دفتر کالج سے ۱۳ پیسے کی ٹکٹیں بھیجکر طلب ہو۔ شرائط برائے بی ایڈ۔ ایم اے۔ ایم ایس سی و بی اے۔ بی ایس سی برائے سی ٹی۔ ایف اے یا ایف ایس سی (جملہ مضامین)

پراسپکٹس گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے بذریعہ منی آرڈر سوا روپیہ قیمت معہ چالیس پیسے محصول ڈاک ارسال کرکے طلب ہو۔

(پ۔ٹ ۱۸/۷/۶۳)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور

بی ای ڈی کلاس میں داخلے کے لئے ۱۵/۶/۶۳ تک مجوزہ فارم میں درخواستیں معہ مصدقہ نقول سندات بنام پرنسپل۔ واپسی لفافہ ارسال کرکے فارم طلب ہو۔ شرائط اے بی اے یا بی ایس سی (جملہ مضامین) عمر ۲۱/۶/۶۲ کو کم از کم ۱۹ ـــــ برس ۵ سیٹیں صرف انگلش والوں کے لئے ریزرو۔ بشرطیکہ نمبر حاصل کردہ کم از کم ۵۰ ہوں

(پ۔ٹ ۱۸/۷/۶۳)

احباب جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور کی خدمت میں

(مکرم شمس الدین خانصاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور)

دوستوں کو ۱/۶/۶۳ تا ۳۱/۷/۶۳ یعنی ایک ماہ تک روزانہ نماز تہجد ادا کرنے اور تین سو مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھنے کی مبارک تحریک کا علم ہو چکا ہے جو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے فرمائی ہے اور پھر اپنے پیغام مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۱/۶/۶۳ کے ذریعہ بحیثیت صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں ممبران مجلس انصار اللہ کو اس مبارک تحریک میں شمولیت کی پُر زور تاکید کی ہے۔

خاکسار اس عریضہ کے ذریعہ جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور کو اس مبارک تحریک میں شمولیت کی درخواست کرتا ہے۔ چاہیئے کہ ہر عہدہ دار مجلس عاملہ اور عہدہ داران مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ بشمولیت لجنہ اماء اللہ نہ صرف خود اس عہد میں شریک ہوں بلکہ اپنے اہل و عیال اور دوسرے دوستوں اور ممبرات لجنہ کو بھی اس میں شامل کریں۔ اور جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور کے زیادہ سے زیادہ ممبر اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ اور ان ایام میں اسلام کے غلبہ اور فتح اور نصرت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

درود شریف کی برکات کا ذکر حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے پیغام مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۱/۶/۶۳ میں فرما چکے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر تین ہزار دوست اکتیس دن تک روزانہ تین سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ تو یہ تعداد دو کروڑ اناسی لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ اگرچہ خاکسار کا اندازہ ہے۔ کہ اس مبارک تحریک میں اس تعداد سے بہت زیادہ دوست شمولیت کا شرف حاصل کریں گے۔ بہرحال جب اتنی بھاری تعداد میں فرشتے سیدنا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں یکجا ہماری طرف سے درود شریف کا ہدیہ پیش کریں گے تو حضور کتنے خوش ہوں گے اور اس اظہار خوشنودی میں میرے جیسے کمزور اور گنہگار بھی دوسرے بزرگوں کے ساتھ برابر کے شریک ہوں گے۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم ہوگا۔ کہ درود شریف پڑھنے والے اسلام کا غلبہ اور اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کی درخواست کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کا رحم و کرم کتنا جوش میں آ کر ہماری درخواست کو شرف قبولیت فرمائے گا۔ اور ہمارے اپنے گھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کے طفیل اللہ تعالےٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے بھر جائیں گے۔

پس اے احباب جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور آپ کوشش کریں کہ ہم احمدیان ضلع پشاور زیادہ سے زیادہ اس مبارک عہد میں شامل ہوں۔ اور بحیثیت جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور ان رحمتوں اور برکتوں سے وافر حصہ لے سکیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ اور ہمیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

سب دوست اپنے عہد سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو مطلع کر دیں۔

(خاکسار شمس الدین۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ۔ ضلع پشاور)

چندہ اشاعت لٹریچر انصار اللہ
ماہ جولائی میں سو فیصدی وصول کیا جائے

مجلس انصار اللہ کے لازمی چندہ جات میں ایک چندہ اشاعت لٹریچر ہے۔ جس کی شرح ایک روپیہ فی رکن سالانہ مقرر ہے فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ چندہ پورے کا پورا ماہ جولائی ۶۳ء میں وصول کر لیا جائے۔ عہدیداران مہربانی فرما کر تمام اراکین میں اس کا اعلان کر دیں۔ اور اس ماہ میں یہ چندہ وصول کرکے مرکز میں بھجوا دیں۔ اشاعت کا کام اس قدر وسیع ہے کہ جس قدر بھی رقم ہو کم ہے۔ یہ ابتدائی چندہ جس کی شرح بھی زیادہ نہیں اس ماہ کے اندر اندر ضرور وصول کر لیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

امانت تحریک جدید کی ضرورت

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اطال اللہ بقاءہٗ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں اس الٰہی تحریک کے ذریعہ جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان کا پیغام اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں۔

اس الٰہی تحریک کی ایک برانچ **امانت تحریک جدید** کا قیام ہے جس کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے۔ اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے

پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب نہ ملے اسے کھا سکو اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا۔ جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہوں"۔

موجودہ قواعد برائے واپسی قرضہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجازت فرمائی ہے

"ہر شخص جو تحریک جدید میں امانت رکھتا ہے اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے اور اس روپیہ کی واپسی پر جو خرچ ہوگا وہ بھی سلسلہ کی طرف سے ہوگا"۔

امانت فنڈ پر زکوٰۃ نہیں

"تحریک جدید میں جو امانت رکھی جائے گی اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہوگی"

(افسر امانت تحریک جدید)

(۱)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

اور زیادہ سے غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دے۔

احمدی بچوں کیلئے نیک مثال

جماعت احمدیہ بہلول پور ضلع سیالکوٹ کے دو ہونہار اطفال عزیزان زاہد عمر ناصر و شاہد عمر ناصر پسران چوہدری نصراللہ خاں صاحب کراچی نے اپنا تمام تر جمع کردہ غلہ (ایک من) بطور چندہ تعمیر دفتر وقف جدید پیش کیا ہے جزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ احباب ان بچوں کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں نیک عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

جماعت کے بچوں کے لئے ایک خوشکن مثال ہے امید ہے کہ دوسرے اطفال بھی اسی طرح جماعتی کاموں میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے

(ناظم مال وقف جدید)

ایک مخلص دوست کیلئے درخواست دعا

مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی سے مبلغ ۲۷ روپے برائے اشاعت اسلام ممالک بیرون ارسال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

"عرصہ دس دن سے پتہ کا درد ہو رہا ہے۔ تکلیف ہے علاج جاری ہے"

قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ شیخ صاحب موصوف کو اپنے فضل و رحم سے کامل صحت عطا فرمائے اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

○ قاہرہ ۲۲ جولائی - اخبار الیوم نے بتایا ہے کہ مصر شام عراق کا وفاق بنانے کا جو سمجھوتہ ہوا تھا اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ مصری ذرائع نے بتایا کہ صدر ناصر کل اپنی تقریر میں شام میں موجودہ خونریزی اور شامی حکومت کے اقدامات کی مذمت کریں گے اخبار الاہرام نے لکھا ہے کہ شام میں ہزاروں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے بر طرفی کے بعد کچھ افراد کو پھانسی دی جاتی ہے یا گولی مار دی جاتی ہے شامی فوج شہروں کے گرد گھیرا ڈال کر انھیں باقی ملک سے منقطع کر رہی ہے ملک میں ایسی دہشت گردی ہے کہ اس کی ماضی میں نظیر نہیں ملتی۔ بغاوت میں حصہ لینے کے الزام میں ۵۸ لیڈروں کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ لندن ۲۲ جولائی - برطانوی اخبارات نے مغربی ممالک کو متنبہ کیا ہے کہ امریکی بلاک نے پاکستان سے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس کے نتائج خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اگر پاکستان یہ محسوس کرتا رہا کہ اسے مسلسل نظر انداز اور فراموش کیا جا رہا ہے تو اس سے ہمارے تعلقات اچھے نہیں رہیں گے "گارڈین" نے لکھا ہے کہ اب اس امر کا کوئی امکان باقی نہیں رہا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں کسی قسم کی مصالحت قبول کرے گا۔ کیونکہ اسے امریکی اور مغربی بلاک اور بھارت پر بھروسہ نہیں رہا۔

ان خیالات کا اظہار برطانوی اخبارات نے پاکستان کے وزیر امور خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی اس تقریر پر کیا ہے جو انھوں نے چند روز قبل خارجہ پالیسی کے بارے میں قومی اسمبلی میں کی تھی اس میں انھوں نے کہا تھا اگر بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو چین ہمارا ساتھ دے گا۔

○ - کراچی ۲۲ جولائی - مغربی پاکستان کے قومی جمہوری محاذ کے لیڈروں کے خلاف مقدمہ بغاوت کی سماعت اب ۲۷ جولائی کو شروع ہوگی پہلے اس مقدمہ کی سماعت ۲۵ جولائی کو شروع ہونے والی تھی مقدمہ کی سماعت سپیشل مجسٹریٹ مسٹر مظفر الدین کریں گے آپ کے ۲۵ جولائی کو کراچی پہنچنے کی توقع ہے۔ سماعت ساڑھے سات بجے شروع ہوگی۔

○ - جکارتہ ۲۲ جولائی - انڈونیشیا میں آئندہ بحر ہند کا نام بحر انڈونیشیا لکھا اور پڑھا جائے گا انڈونیشی بحریہ کے چیف ریئر ایڈمرل مسٹر آر ای مرتدیناتا نے گزشتہ روز حکم جاری کیا ہے بحریہ کی مطبوعات میں اسے بحر انڈونیشیا لکھا جائے بحریہ کے مرکز اطلاعات نے اعلان کے مطابق یہ فیصلہ صدر سوئیکارنو کی اس تجویز پر کیا گیا ہے جو انھوں نے ماہ رواں کے اوائل میں پیش کی تھی۔

○ - ماسکو ۲۲ جولائی - مسٹر خروشچیف نے ایک بیان میں امید ظاہر کی کہ ایٹمی تجربوں پر جزوی پابندی لگانے کے سوال پر سمجھوتہ ہو جائے گا مسٹر ہریمن نے مذاکرات کے بارے میں سوالوں کا جواب دینے سے انکار کر دیا البتہ لارڈ ہیلشم نے کہا بات چیت درست رفتار سے آگے بڑھ رہی ہے "ازوسیتا" کے ایڈیٹر خروشچیف کے داماد نے اخبار نویسوں کو بتایا بات چیت ٹھیک طریقے سے جاری ہے ڈپلومیٹک حلقوں کا اندازہ ہے کہ معاہدہ پر دستخط اگلے ہفتے کے شروع میں ہو جائیں گے

ربوہ میں بارانِ رحمت

ربوہ ۲۲ جولائی - گزشتہ رات یہاں ساڑھے نو بجے خاصی تیز بارش شروع ہوئی جو نصف گھنٹے تک جاری رہی اس کے بعد رات گئے تک وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہوتی رہی آج صبح بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے اور فضا میں خنکی ہے۔

○ - نئی دہلی - ۲۲ جولائی - انڈیا ریڈیو کے اعلان کے مطابق پہل گام میں کل رات کی تباہ کن بارش کی وجہ سے سخت جانی اور مالی نقصان پہنچا ہے اس وقت تک ستر نعشیں مل چکی ہیں لیکن ابھی تک ملبے سے نعشیں نکالی جا رہی ہیں خیال ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد تیس تک پہنچ جائے گی۔ موسلا دھار بارش کے باعث جو سیلاب آیا ہے اس کی وجہ سے دو ایسے ہوٹل بہ گئے جن میں بالعموم غیر ملکی سیاح اقامت اختیار کرتے ہیں، متعدد دکانیں اور مکانات بہہ گئے ہیں دو کاریں چند جیپیں اور متعدد دوسری گاڑیاں ابھی گم ہیں نعشوں کی تلاش اور زخمیوں کی امداد کے لئے فوج بلائی گئی ہے۔

○ - لندن ۲۲ جولائی - باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے دو اور وزیر عنقریب مستعفی ہو جائیں گے لبرل پارٹی کے ایک رکن پارلیمنٹ میرمیل تھارپ نے کل رات کہا ہے کہ سابق وزیر جنگ پروفیومو اور ایک سوسائٹی گرل کرسٹائن کیلر کے سکینڈل سے برطانیہ وقار کو دھکا لگا ہے آپ نے بتایا کہ بات پروفیومو کے استعفا پر ہی ختم نہیں ہوتی اور وزراء کو مستعفی ہونا پڑے گا یاد رہے کہ پروفیومو سکینڈل نے برطانوی حکومت کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

○ - اوٹاوہ ۲۲ جولائی کینیڈا کا ایک مسافر بردار جہاز دریائے سان لورانس میں مصروف سفر تھا کہ ایک برطانوی جہاز سے اس کا تصادم ہو گیا جس کی وجہ سے کینیڈا کا جہاز ڈوب گیا۔ اس وقت تک ۹۴ مسافروں میں سے بائیس کی نعشیں مل چکی ہیں۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— ڈویژنل آفس کوئٹہ

نوٹس

کوئٹہ ڈویژن میں حسب ذیل آسامیاں پر کرنے کے لئے دفتر ہذا میں انتخاب کے ذریعہ پر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کی شہریت کے حامل امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں ان آسامیوں سے ایک فیصد، ۱۷ فیصد اور ۳۳ فیصد آسامیاں شیڈول کاسٹس، مغربی پاکستان کے قبائلی علاقہ بشمول ملحقہ ریاستوں کے امیدواران اور ریلوے ملازمین کے بیٹوں - پوتوں (ننھیال و ددھیال دونوں طرف سے) اور زیر کفالت بھائیوں کے لئے علی الترتیب مخصوص ہیں۔

آسامیاں ۱۰ کلرک کم ٹائپسٹ گریڈ I

قابلیت ۱۔ کسی مسلمہ یونیورسٹی سے میٹرکولیشن سکینڈ ڈویژن یا اس کے مساوی۔ مغربی پاکستان کے قبائلی علاقہ مشمول ملحقہ ریاستوں کے امیدواران اور ریلوے ملازمین کے بیٹوں پوتوں (ننھیال و ددھیال) اور زیر کفالت بھائیوں کو تھرڈ ڈویژن کی رعایت دی جا سکتی ہے۔

۲۔ ٹائپ رائٹنگ میں رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ

II عمر ۱۰/۸/۶۳ کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان

III تنخواہ اور سکیل ۶۰-۴-۱۰۰ - ای بی ۵-۱۲۰ جمع مہنگائی الاؤنس اور قواعد کے تحت منظور شدہ دیگر الاؤنس کے سکیل میں -/۶۰ روپے ماہوار۔

کلرک کم ٹائپسٹ اسامی کے لئے انٹرویو کے لئے بلائے گئے امیدواران کو انگلش کمپوزیشن اور ارتھمیٹکس میں (میٹرکولیشن سٹینڈرڈ) تحریری امتحان دینا ہو گا۔

آسامیاں - ۴ کلرکس گریڈ II

(۱) قابلیت :- مسلمہ یونیورسٹی سے بی اے بی ایس سی سینیئر کیمبرج یا اس کے مساوی۔

(۲) عمر :- ۱۰/۸/۶۳ کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان

(۳) تنخواہ اور سکیل :- ۷۵-۵-۱۰۰ ای بی ۵-۱۵۰ روپے جمع مہنگائی الاؤنس اور قواعد کے تحت دیگر الاؤنس کے سکیل میں -/۷۵ روپے ماہوار

درخواستیں جمع کرانے کا طریقہ

درخواستیں لازمی طور پر مجوزہ فارموں پر جو پی ڈبلیو ریلوے کے تمام بڑے اسٹیشنوں سے -/۱ روپیہ کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں) ان میں درج ہدایات کے مطابق پر کر کے سرکاری اور ریلوے ملازمین کی صورت میں محکموں کے سربراہوں کی وساطت سے ارسال کی جائیں۔

خاص مراعات :- (۱) شیڈول کاسٹس (۲) مغربی پاکستان کے قبائلی علاقہ بشمول ملحقہ ریاستوں (۳) علاقہ آزاد کشمیر، گلگت ایجنسی۔ بلتستان کے مستقل باشندوں یا جو ریاست ہائے جموں و کشمیر سے تعلق رکھتے ہوں اور ہجرت کر کے مذکورہ بالا علاقوں یا پاکستان کے کسی حصہ میں آباد ہو گئے ہوں، اور (۵) ویسٹ پاکستان کے ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازیخان کے غیر مشمولہ علاقہ سے تعلق رکھنے والے امیدواران سے ——— درخواست کے فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے لی جائے گی اور عمر کی حد میں ۳ سال کی رعایت دی جائے گی۔

درخواستیں اسناد کی مصدقہ نقول کے ہمراہ دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر کوئٹہ میں زیادہ سے زیادہ دفتر روزگار کی وقت ۱۰-۸-۶۳ تک پہنچ جانی چاہئیں نامکمل یا مقررہ تاریخ کے بعد موصولہ درخواستوں پر (سرکاری ملازمین کی صورت میں محکموں کے سربراہوں کی وساطت سے نہ بھیجی گئی درخواستوں پر) کسی بھی صورت میں غور نہیں کیا جائے گا۔

تحریری امتحان و انٹرویو کے لئے بلائے گئے امیدواران کو سفر خرچ یا روزانہ الاؤنس ادا نہیں کیا جائے گا۔ کوئٹہ میں انتخاب کے لئے امیدواران کو طعام و قیام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

کامیاب امیدواران شمول جو ویٹنگ لسٹ پر ہیں انھیں پاکستان ویسٹرن ریلوے میں کسی بھی جگہ متعین کیا جا سکتا ہے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کوئٹہ)

درخواست دعا

مکرم مرزا اجمل بیگ صاحب ابن مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب مرحوم لاہور میں بہت بیمار ہیں پہلے بخار بگڑ کر ٹائیفائڈ کی صورت اختیار کر گیا تھا جو بعد میں اتر گیا لیکن کمزوری بہت زیادہ ہو گئی اور اب کمزوری مسلسل جاری رہنے کے باعث روزانہ بخار ہو جاتا ہے آج کل وہ ملت پولی کلینک ایبٹ روڈ لاہور میں زیر علاج ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴